## 82500 ـ لڑکی کے والدین کا اسلامی طریقہ سے خوشی کرنے سے انکار کرنا

**سوال**

اگر والدین اسلامی طریقہ سے شادی کی تقریب منانے سے انکار کریں تو کیا مجھے ان کی مخالفت کرنے کا حق حاصل ہے یا کہ مجھے ان کے کہنے پر راضی ہو کر اپنا موقف ختم کر دینا چاہیے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

اسلامی تقریب اور خوشی سے مراد یہ ہے کہ ایسی تقریب منعقد کی جائے جو شرعی احکام کے ساتھ منضبط ہو، وہ اس طرح کہ اس میں کسی بھی قسم کی شرعی مخالفت نہ ہو نہ تو مرد و عورت کا اختلاط اور نہ ہی مردوں کے سامنے بےپردگی اور نہ آلات موسیقی اور گانا بجانا استعمال کیے جائیں، جو بھی اللہ نے حرام کیا ہے اس سے اجتناب ہو ۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ۔ یہ حرام کام اس وقت اکثر مسلمانوں میں عام ہیں مگر جس پر اللہ رحم کرے وہ اس سے بچا ہوا ہے.

چنانچہ شادی میں مشروع یہ ہے کہ دولہا اور دلہن اور ان کے گھر والوں اور انہیں مبارکباد دینے والوں میں ایسی اشیاء اور امور سے خوشی و فرحت ڈالی جائے جو اللہ کے غضب اور ناراضگی کا باعث نہ ہو مثلا عورتوں کے درمیان دف بجائی جائے اور وہ آپس میں اشعار اور نفع مند کلام پڑ سکتی ہیں جو گناہ سے خالی ہو.

امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ:

ایك عورت کی ایك انصاری آدمی سے شادی ہوئی اور اس کی رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے عائشہ تمہارے پاس کھیل والی کیا چیز ہے ؟ کیونکہ انصار کو یہ پسند ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5163 ).

اور ابو داود رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

" عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ایك رشتہ دار كا نكاح ایك انصاری مرد سے ہوا تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور كہنے لگے:

" كیا تم نے لڑكی كو كوئی ہدیہ دیا ہے ؟ انہوں نے عرض كیا جی ہاں.

آپ نے فرمایا: كیا تم نے اس كے ساتھ كسی گانے والی كو بھیجا ہے ؟ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض كیا: نہیں.

چنانچہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار ایك ایسی قوم ہے جن میں غزل ہے، لہذا اگر تم اس كے ساتھ كسی ایسی لڑكی كو بھیج دیتے جو یہ كہتی:

ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، چنانچہ تمہیں بھی اور ہمیں بھی مبارك ہو "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 1900 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر ( 1995 ) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور نسائی اور ابن ماجہ نے محمد بن حاطب سے بیان كیا ہے وہ كہتے ہیں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" حلال نكاح اور حرام میں فرق كرنے والی چیز دف اور آواز ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر ( 3369 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 1896 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اس لیے اسلام میں شادی كی تقریبات میں وہاں حاضر ہونے والے افراد میں خوشی و سرور اور فرحت داخل كی جائے، اور عفت و پاكی حاصل ہو اور حرام كردہ اشیاء سے دور رہا جائے.

چنانچہ عورتیں شادی كی تقریب میں مردوں سے بالكل الگ تھلك رہ كر خوشی منائیں، اور جو بھی خوشی و سرور والا عمل ہے اسے كریں جو دلہن اور اس كے پاس عورتوں كو خوش كرے، لیكن حرام سے اجتناب كیا جائے، چاہے وہ كھیل كود ہو یا دف بجا كر گانا، اور كھانا پینا یا دوسری اشیاء جو عادات اور عرف كے مطابق ہوں لیكن اس میں شرط یہی ہے كہ مباح كے دائرہ كے اندر رہتے ہوئے كیا جائے.

اور اسی طرح مرد بھی عورتوں سے الگ تھلگ جگہ جمع ہو كر آپس میں مباركباد كا تبادلہ كریں، اور دولہا دلہن كے لیے بركت كی دعا كریں، اور دولہا كے لیے مسنون ہے كہ وہ ولیمہ كی دعوت كرے جس میں حاضر ہونے والے بغیر كسی اسراف و فضول خرچی كے كھانا تناول كریں.

چنانچہ شادی کی تقریب کی غرض اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ نکاح کا اعلان اور اظہار کیا جائے، اور حرام بدکاری سے نکاح کی تمیز ہو سکے، اور دولہا اور دلہن اور ان کے خاندان والوں میں خوشی و سرور داخل کیا جائے، اور اس سب میں اللہ سبحانہ و تعالی کی عبودیت ہو.

دوم:

اگر والدین شادی کی تقریب میں شرعی احکام کی پابندی کرنے سے انکار کر دیں اور برائی اور غلط کام کرنے پر اصرار کریں مثلا مرد و عورت میں اختلاط، یا پھر رقاصہ اور اور فنکار اور گلوکار بلائے جائیں جو مردوں کے سامنے گانا گائیں، تو آپ انہیں نصیحت کریں، اور ان کے سامنے اس برائی کے بارہ میں شرعی حکم واضح کریں، اور انہیں یاد دلائیں کہ شادی اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے ایك نعمت ہے، جس کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور کسی بھی نعمت کا شکر اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے نہ کہ اس کی معصیت و نافرمانی.

اور جس شادی کی ابتدا ہی معصیت و نافرمانی کے ساتھ ہو وہ شادی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی، اور اگر وہ اللہ کے حکم کی پابندی کرتے ہوئے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کریں تو اور اگر اپنے موقف پر اصرار کریں اور ڈٹے رہیں تو آپ برائی اور غلط کام میں شریك مت ہوں اور آپ اس کی ناپسندیدگی اور اس سے براءت کا اظہار کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے اور مذاق کرتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تك کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ( ورنہ ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء ( 140 ).

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ معصیت و نافرمانی کرنے والوں سے اگر برائی اور معصیت ظاہر ہو تو ان لوگوں سے علیحدہ رہنا اور اجتناب کرنا واجب ہے؛ کیونکہ جو ان سے اجتناب نہیں کریگا اور علیحدہ نہیں ہوتا وہ ان کے فعل پر راضی ہے.

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو.

چنانچہ جو کوئی بھی کسی معصیت و نافرمانی والی مجلس میں بیٹھے اور اس برائی کو روکے نہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ گناہ میں برابر کا شریک ہے.

چاہیے تو یہ کہ جب وہ برائی کی بات کریں اور غلط کام کریں تو انہیں روکا جائے، اور اگر وہ انہیں روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ ان کے پاس سے اٹھ کر چلا جائے تا کہ وہ اس آیت کے تحت ہو کر ان میں شامل نہ ہو " انتہی مختصرا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو وہ اسے اپنی زبان سے منع کرے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو وہ اسے دل سے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 49 ).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر ( 7577 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

آپ کے لیے جائز نہیں کہ آپ کسی برائی پر راضی ہوں اور نہ ہی آپ کے لیے شادی وغیرہ میں شرعی احکام کی پابندی کرنے کے موقف سے پیچھے ہٹنا جائز ہے، کیونکہ آپ کے لیے دنیا و آخرت میں سعادت و کامیابی اسی میں ہے کہ اپنے موقف پر قائم رہیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو توفیق نصیب فرمائے اور آپ کی صحیح راہنمائی کرے.

واللہ اعلم.